سلسلۃ المنشورات 28

بسم اللہ الرحمن الرحیم

إِنِ الْحُكْمُ إِلَّا لِلَّهِ (القرآن سورۃ الانعام آیت ۵۷)

سروری زیبا فقط اس ذاتِ بے ہمتا کو ہے
حکمراں ہے اِک وہی باقی بتانِ آزری (اقبال)

اِسلام اور جمہوریت میں فرق

مُصنّفہ
مفکرِ اسلام جناب پروفیسر محمد عبداللہ صاحب بہاولپوری
رحمہ اللہ تعالیٰ وادخلہ جنۃ الفردوس، آمین

مکتبۃ السنۃ
سولجر بازار ۱ کراچی

مقدمہ و نظرِ ثانی محمد افضل خلیل احمد الاثری

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

سلسلۂ مطبوعات مکتبۃ السنۃ نمبر 28

نام کتاب	:	اسلام اور جمہوریت میں فرق
نام مؤلف	:	عظیم مذہبی اسکالر حافظ محمد عبداللہ بہاولپوری رحمہ اللہ
تقدیم و نظر ثانی	:	محمد افضل الأثری
موضوع	:	عقیدہ/انکار وکفرِ طاغوت
تعداد صفحات	:	24
سائز	:	20x30=16
طابع	:	ابوبکر
تاریخ اشاعت	:	شعبان 1421ھ
ناشر	:	مکتبۃ السنۃ

الدار السلفية لنشر التراث الاسلامی

18۔ سفید مسجد ' سولجر بازار نمبر 1'

کراچی نمبر 74400

فون نمبر 7226509

بسم اللہ الرحمن الرحیم

کلماتِ ناشر

نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم ۔ امّا بعد ۔

اسلام کا ہر قانون اولادِ آدم کے لئے سلامتی کا علمبردار ثابت ہوا ہے اس کا ثبوت عروجِ اسلام کا سُنہرا دَور بھی ہے اور آج کا مادہ پرست نظامِ معاشرت بھی۔ عروجِ اسلام میں ہر انسان کو (خواہ غیر مسلم ہی کیوں نہ ہو) جان و مال و آبرو کا تحفظ نصیب تھا جبکہ آج کی مادہ پرستی کی روش چلا چلا کر انسان سے یہ کہہ رہی ہے کہ مجھے تیرے اخلاق و کردار، تیری روحانیت، تیری معیشت، تیری اولاد، غرض ہر شے کو تباہ کر کے چھوڑنا ہے۔ اہلِ ضمیر تہذیبِ جدید کی اس للکار کو بخوبی سن رہے ہیں ۔وہ اس پر شاہد ہیں کہ آج سلامتی صرف اور صرف اسلام کے دامن میں پناہ لینے میں ہے۔

آج ہمارے سامنے باطل اپنے بھیانک چہرے پر جمہوریت کی پُر فریب نقاب ڈال کر آیا ہے مگر مغربی معاشرے میں اس کی تباہ کاریاں بے نقاب ہو چکی ہیں وہاں انسانیت مذہب سے پیچھا چھڑا چکی ہے کہ جمہوریت میں اللہ احکم الحاکمین کا کوئی تصور نہیں۔ جمہوریت کی عطا کردہ آزادی نے اس کو شُتر بے مہار کر دیا ہے چنانچہ اب انسانیت حقیقتاً مادر پدر آزاد ہو گئی ہے۔ جمہوریت نے اس کو تصورِ مذہب سے آزادی دی اور شہوت رانی کو قانونی تحفظ دیا۔ اب وہاں دن بدن ایسی نسل پروان چڑھ رہی ہے جو جانوروں کی مانند قبائل، خاندان اور برادری کے بندھنوں سے آزاد ہے۔

قید ہم کو بھلی کہ آزادی

جمہویت کے عطا کردہ حقوق Human Rights کی چکی تلے مذہب کے دیئے ہوئے حقوق پس چکے ہیں۔ نتیجتاً والدین و اولاد میں بُعد المشرقین ہے۔ دیگر رشتوں کا بھی بعینہٖ یہی نقشہ ہے۔ مذہب کے رخصت ہو جانے سے بے داغ کردار، صلہ رحمی، احساسِ مروّت، اخلاص و محبت، قلب و نظر کی پاکیزگی غرض سب کچھ جاتا رہا۔ یہ جمہوری معاشرے کی ایک معمولی سی جھلک

ہے۔

یورپ میں بہت روشنیٔ علم و ہنر ہے — حق یہ ہے کہ بے چشمۂ حیواں ہے یہ ظلمات
ہیکاری و عریانی و مے خواری و افلاس — کیا کم ہیں فرنگی مدنیت کی فتوحات
یہ علم یہ حکمت یہ تدبر یہ حکومت — پیتے ہیں لہو دیتے ہیں تعلیم مساوات
وہ قوم کہ فیضانِ سماوی سے ہو محروم — حد اس کے کمالات کی ہے برق و بخارات

جمہوریت نے انسان سے انسانیت کی روح کھینچ لی ہے۔ انسانیت کے تنِ مردہ پر جمہوریت کا عفریت رقصاں ہے۔ یہ عفریت دراصل آمریتِ قیصری ہی ہے جس نے مکاری سے انسان کی روح کو سلا دیا ہے۔ خوابیدہ انسانیت کبھی بیدار بھی ہو تو اس پر پھر سے جمہوری اصطلاحات کا منتر پھونک دیا جاتا ہے۔

ہے وہی سازِ کہن مغرب کا جمہوری نظام — جس کے پردوں میں نہیں غیر از نوائے قیصری
خواب سے بیدار ہوتا ہے ذرا محکوم اگر — پھر سُلا دیتی ہے اس کو حکمراں کی ساحری
مجلسِ آئین و اصلاح و رعایات و حقوق — طبِ مغرب میں مزے میٹھے اثر خواب آوری

جمہوریت کی تباہ کاریاں دراصل حاکمِ حقیقی کی شریعت سے روگردانی کا نتیجہ ہیں۔ انسان کو یہ مان لینا چاہیئے کہ اس کی فطرت، ضرورت اور مزاج سے اس کا خالق ہی سب سے زیادہ باخبر ہے ۔ ﴿اَلا یَعْلَمُ مَنْ خَلَقَ وَھُوَ اللَّطِیْفُ الْخَبِیْرُ﴾ (سورۃ الملک آیت نمبر 14 پارہ نمبر 29)۔ "کیا وہی نہ جانے گا جس نے پیدا کیا..... اور وہ باریک بین، باخبر ہے"۔

خالقِ انسان نے فطرتِ انسانی کے عین مطابق دستور سازی کی ہے۔ اس دستور کا جمہوریت سے کسی طور موازنہ نہیں۔ حاکمِ حقیقی کا یہ فرمان ہے :۔ ﴿فَاَقِمْ وَجْھَكَ لِلدِّیْنِ حَنِیْفًا ۔ فِطْرَتَ اللّٰهِ الَّتِیْ فَطَرَ النَّاسَ عَلَیْھَا۔ لَا تَبْدِیْلَ لِخَلْقِ اللّٰهِ۔ ذٰلِكَ الدِّیْنُ الْقَیِّمُ وَلٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ لَا یَعْلَمُوْنَ﴾ (سورۃ الروم آیت نمبر 30 پارہ نمبر 21)۔

ترجمہ : پس آپ (ﷺ) ایک طرف ہو کر اپنا منہ دین کی طرف سیدھا (متوجہ) کر دیں۔ اللہ کی وہ فطرت جس پر اس نے لوگوں کو پیدا کیا ہے اللہ کے بنائے کو تبدیل نہیں کرنا۔ یہی سیدھا دین ہے

لیکن اکثر لوگ نہیں جانتے۔

اس کتابچہ میں عظیم مذہبی اسکالر، مفکرِ اسلام جناب پروفیسر حافظ محمد عبداللہ صاحب بہاولپوری۔ رحمہ اللہ تعالیٰ۔ نے ثابت کیا ہے کہ مسلمانوں کو ان کی گم گشتہ عظمت و رفعت جمہوریت میں نہیں بلکہ خلافت میں ملے گی۔

تا خلافت کی بِنا دنیا میں ہو پھر استوار　　لا کہیں سے ڈھونڈ کر اسلاف کا قلب و جگر

اللہ تعالیٰ اُمتِ مسلمہ کو یہ حقیقت سمجھنے کی توفیق دے اس کو راہِ راست پر چلائے اور دینِ و دنیا میں کامیابی سے ہمکنار کرے (آمین)۔

بندہ نے تقریباً پندرہ سال قبل ادارہ صوت الاسلام دہلی کالونی کراچی سے یہ رسالہ شائع کرایا تھا۔ اب کمپیوٹر کمپوزنگ سے مکتبۃ السنۃ کی طرف سے نظر ثانی اور قرآنی آیات کے اعراب و حوالہ جات کے ساتھ دوبارہ شائع کرنے کی سعادت حاصل کر رہا ہے۔

اللہ عزوجل تمام امتِ مسلمہ کو جمہوریت کے طاغوت سے اپنی پناہ میں رکھے آمین۔

وصلی اللّٰہ تعالیٰ علیٰ خاتم الأنبیاء والمرسلین محمّد وعلی آله وصحبه اجمعین ۔ آمین ۔

والسلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔

خادمِ الاسلام والمسلمین محمد افضل خلیل احمد الأثری

10 ۔ ربیع الثانی 1420ھ ۔　　1999 م

اسلام اور جمہوریت میں فرق

پاکستان کو بنے ہوئے کوئی زیادہ عرصہ نہیں گزرا تھا کہ مشرقی پاکستان ٹوٹ گیا اور اب ٹوٹ پھوٹ کا وہی عمل مغربی پاکستان میں شروع ہے۔ اس کی وجہ صرف یہ ہے کہ جس رشتے نے مختلف زبانیں بولنے والی مختلف قوموں اور مختلف علاقوں کو ایک لڑی میں پرو کر پاکستان بنایا تھا اب وہ رشتہ کمزور ہو گیا ہے۔ یہ اسلامی جذبہ ہی تھا جس نے پاکستان بنا دیا ورنہ مغرب کو مشرق سے پٹھان کو پنجابی سے، سندھی کو بلوچی سے جوڑنے والی سوائے اسلام کے اور کوئی چیز نہ تھی۔ جب یہ جذبہ علاقائی اور لسانی عصبیتوں تلے دب گیا، تشتت و افتراق کا عمل شروع ہو گیا۔ یہی قومیں تھیں جنہوں نے متحد ہو کر اسلام کے نام پر پاکستان بنایا تھا، اب وہی قومیں ہیں جو مختلف عصبیتوں کا شکار ہو کر پاکستان کو ختم کرنے کے درپے ہیں۔ اس کا واحد سبب اسلام کا نافذ نہ ہونا اور اس کی جگہ جمہوریت کا رواج پانا ہے۔ یہ جمہوریت جہاں پائی جاتی ہے وہاں کے عوام کو لادین بناتی ہے اور مختلف عصبیتیں پیدا کرتی ہے۔ اسی وجہ سے اس کا اسلام کے ساتھ

تصادم ہے۔ اسلام ایک دین ہے اور یہ لا دینیت ہے۔ تجربہ گواہ ہے کہ جب اور جس ملک میں جمہوریت آئی مسلمان لا دین ہو گئے اور ان میں طرح طرح کی عصبیتیں پیدا ہو گئیں۔ اور جب مسلمان لا دین ہو جاتا ہے، اس کی دینی غیرت و حمیت اور اسلامی اخوت و مؤدت ختم ہو جاتی ہے اور یہ ایک ایسا سلسلہ ہے کہ جب دینی غیرت گئی تو جذبۂ جہاد گیا اور جب دینی اخوت گئی تو اتحاد گیا اور جب یہ دونوں گئے تو اسلام گیا۔

مغربی ممالک چاہتے ہیں کہ مسلمانوں میں جمہوریت ہی رہے خواہ اسلامی جمہوریت کے نام سے ہی ہو۔ ان کو خطرہ ہے کہ اگر مسلمان جمہوریت کے چُنگل سے نکل گئے تو وہ ضرور اسلام کے نظامِ خلافت کی طرف دوڑیں گے۔ مسلمانوں کو تو خلافت یاد نہیں رہی لیکن کفر کو وہ کبھی نہیں بھولتی۔ کفر کے لئے وہ پیغام موت ہے اور اسلام کے لئے وہ آبِ حیات۔ کفر کو جو نقصان پہنچا ہے وہ خلافت سے ہی پہنچا ہے۔ وہ خلافتِ راشدہ ہو یا خلافتِ بنی امیہ، خلافتِ عباسیہ ہو یا خلافتِ عثمانیہ۔ بیت المقدس کو فتح کیا تو خلافت نے، یورپ کو تاراج کیا تو خلافت نے۔ جمہوریت نے تو خلافت کے فتح کئے ہوئے علاقے دیئے ہیں لیا کچھ

نہیں۔ اسلام کے عروج اور فتوحات کا زمانہ یہ خلافتیں ہی ہیں۔ جمہوریت نہیں۔ خلافت کے تصور میں مسلمانوں کے شاندار ماضی کی یاد ہے۔ خلافت اور جہاد دو ایسے لفظ ہیں کہ جن سے کفر بہت خائف ہے۔ وہ جانتا ہے کہ ان لفظوں سے مسلمانوں کی وہ دینی حس بیدار ہوتی ہے جو جمہوریت کی پیدا کردہ تمام عصبیتوں کو ختم کر کے مسلمانوں کو ایک پلیٹ فارم پر جمع کر دیتی ہے۔ اور مسلمان اپنے آپ کو ملّتِ واحدہ کے ارکان سمجھنے لگ جاتے ہیں۔ اور سب جہاد کے لئے اٹھ کھڑے ہوتے ہیں۔

کفر خلافت کے تصور کو بھی برداشت نہیں کرتا۔ وہ بہر صورت اسے مسلمانوں کے ذہنوں سے مٹانا چاہتا ہے۔ وہ مسلمانوں کو جمہوریت کا سبق پڑھاتا ہے تاکہ مسلمان اللہ کی حاکمیت کو بھول کر اپنی حکمرانی کی دوڑ میں لگ جائیں۔ مختلف عصبیتیں پیدا کر کے الیکشن لڑیں اور انتشار کا شکار ہو جائیں۔ خلافت کا عالمگیر تصور اور جہاد کا جذبہ ان کے دلوں سے نکل جائے۔ وہ اپنی چھوٹی چھوٹی جمہوریتیں بنا کر آپس میں دست و گریباں رہیں اور کمزور ہو کر کفر کے دستِ نگر ہو جائیں۔ کفر نے جمہوریت کی اسی تکنیک سے ترکوں کو ستیاناس کیا۔ اسی تکنیک سے عربوں کو پارہ پارہ

کیا۔ اسی جمہوریت سے پاکستان کو دو لخت کیا۔ اور اسی آزمودہ ہتھیار سے وہ اب بقیہ کو ختم کرنے کی فکر میں ہے۔ جب ہی دن رات بحالیٔ جمہوریت کے مطالبے کئے جارہے ہیں۔

مغرب جو جمہوریت کا مطالبہ کرتا ہے وہ کرے وہ تو مغرب ہے، اسلام دشمنی اس کا کام ہے، پاکستان کے مسلمان مغرب کی آواز میں آواز ملا کر جمہوریت کا مطالبہ کیوں کرتے ہیں؟ کیا انہوں نے جمہوریت کی تباہ کاریاں نہیں دیکھیں یا وہ مغرب اور بھارت کو جو ہمارے لئے جمہوریت چاہتے ہیں پاکستان کا خیر خواہ سمجھتے ہیں۔ اگر جمہوریت ذرا بھی مسلمانوں کے لئے مفید ہوتی تو ہمارے دشمن کبھی اس کا نام نہ لیتے جیسا کہ وہ خلافت کا نام نہیں لیتے، جو تیرہ سو سال تک مسلمانوں کا نظام رہا ہے۔

وہ جانتے ہیں کہ خلافت کا تصور اسلام اور اتحاد بین المسلمین کے احیاء کا تصور ہے۔ اس لئے وہ اس کا کبھی نام نہیں لیں گے۔ وہ جمہوریت کا ہی نام لیں گے جو کافروں کا نظام ہے۔ اور مسلمانوں کو کافر بناتا ہے۔ قرآن نے کیا خوب کہا ہے وَدُّوْا لَوْ تَكْفُرُوْنَ كَمَا كَفَرُوْا فَتَكُوْنُوْنَ سَوَآءً۔ (سورۃ النساء آیت نمبر 89) کافر تمہیں اپنے جیسا بنانا چاہتے ہیں (تاکہ ان

کو تم سے کوئی خطرہ نہ رہے) مسلمانوں کو چاہیئے کہ جمہوریت سے خبردار ہی رہیں۔ یہ مسلمانوں کے لئے زہرِ ہلاہل ہے۔ اسے دشمن ہی سمجھیں۔ اسے کبھی اسلامی نہ سمجھیں۔ کفر کبھی اسلامی نہیں ہوتا۔ دشمن کبھی خیر خواہ نہیں ہوتا۔ یہ سمجھنے کے لئے کہ جمہوریت اسلام کی دشمن کیسے ہے، اسلام اور جمہوریت کو سمجھنا چاہیئے کہ ان کی حقیقت کیا ہے اور ان میں فرق کیا ہے ؟۔

جمہوریت کی لوگوں نے بہت سی تعریفیں کی ہیں۔ سب سے بہتر اور جامع ابراہم لنکن کی تعریف مانی جاتی ہے جس کے الفاظ یہ ہیں :۔

Govt. of the people, by the people, for the people.

جس کا مطلب یہ ہے کہ جمہوری نظام میں عوام ہی سب کچھ ہوتے ہیں۔ وہ جو چاہتے ہیں کرتے ہیں۔ وہ اپنے ملک کا خود ہی دستور بناتے ہیں، خود ہی قانون۔ اکثریت جو چاہے قانون بنالے۔ شراب کو حلال کر لے یا حرام Sodomy کو جائز کرے یا ناجائز۔ چنانچہ برطانیہ وغیرہ یورپی ملکوں میں Sodomy یعنی لواطت جیسا غیر فطری فعل بھی اگر رضا مندی سے کیا جائے تو جائز ہے کوئی جرم نہیں۔ جمہوریت میں جو پارٹی

اکثریت میں ہوتی ہے وہ رُول کرتی ہے اور جو اقلیت میں ہوتی ہے وہ رُول ہوتی ہے۔ اس طرح جمہوریت میں انسان انسان پر حکومت کرتا ہے۔ اللہ کا کوئی تصور نہیں ہوتا۔ انسانوں کی انسانوں پر، مخلوق کی مخلوق پر حکومت ہوتی ہے جو بالکل غیر فطری عمل ہے۔ برعکس اس کے اسلام ایک دین ہے جو مکمل نظامِ حیات ہے۔ اس میں حاکمیتِ اعلیٰ، اللہ کی ہوتی ہے۔ سب انسان اس کے حکم کے تابع ہوتے ہیں۔ راعی اور رعایا سب اللہ کے سامنے جوابدہ ہیں۔ اسلام میں قانون اللہ کا ہوتا ہے۔ کوئی انسان کسی انسان پر اپنے قانون کے ذریعے حکومت نہیں کر سکتا۔ حکومت سب پر اللہ کی ہوتی ہے۔ کاروبارِ مملکت چلانے کے لئے خلافت کا منصب ہے جس کا کام اللہ تعالیٰ کے احکام کی تعمیل کرنا اور کرانا ہوتا ہے۔ حکومت کرنا نہیں۔ وہ کوئی قانون اللہ کی منشاء کے خلاف نہیں بنا سکتا۔

اسلام میں حکومت کا مقصد اللہ کی حاکمیت کو قائم کرنا ہے تاکہ راعی اور رعایا، حاکم و محکوم، سب کی عبودیت اور اللہ کی معبودیت ظاہر ہو اور یہی مقصودِ تخلیق انسانی ہے۔ وَمَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْاِنْسَ اِلَّا لِيَعْبُدُوْنِ (سورۃ الذاریات آیت نمبر 56)۔

امن کا قیام اسلامی حکومت کا لازمی اور منطقی نتیجہ ہے ورنہ یہ نہ مقصودِ حکومت ہے، نہ مقصد حیات۔ مقصدِ حیات اللہ کی بندگی اور اس کی رضا کا حصول ہے تاکہ انسان ترقی کر کے آخرت کی ابدی زندگی حاصل کر سکے۔ جیسے یہ دنیا خود END نہیں بلکہ آخرت کمانے کا ایک ذریعہ ہے اسی طرح امن وامان کا قیام بھی کوئی END نہیں کہ اس کے قیام پر مقصدِ زندگی پورا ہو جائے۔ امن وامان کا قیام بھی مقصدِ زندگی کے حصول کے لئے ایک ذریعہ ہے۔ جب مقصدِ حیات اللہ کی بندگی ہے تو مقصدِ حکومت بھی اللہ کی بندگی کرنا اور کرانا ہونا چاہیئے۔ چنانچہ یہی مقصد اسلامی حکومت کا ہے۔ جب اللہ نے بندے کو بندگی کے لئے پیدا کیا ہے حکومت کے لئے نہیں، تو اسلام اور جمہوریت میں تضاد ہوا کیونکہ حکومت اور بندگی میں تضاد ہے۔ اسلام کہتا ہے "بندہ بندگی کرے۔ حکومت کا خیال نہ کرے۔ حکومت اللہ کا حق ہے" جمہوریت کہتی ہے "حکومت عوام کا حق ہے" وہ الیکشنوں کے ذریعے حکومت کے لئے لڑ مریں۔ اسلام اور جمہوریت میں اگر تقابل کر کے دیکھا جائے تو واضح ہو جائیگا کہ جمہوریت اسلام کی ضد ہے ند نہیں۔ غیر ہے عین نہیں۔ ذیل میں ہم اسلام اور جمہوریت کا مقابلہ کرتے ہیں تاکہ سمجھنے والوں کے لئے ان کا بُعد واضح ہو جائے۔

اسلام	جمہوریت
﴿1﴾ اسلام کی بنیاد اللہ کے تصور پر ہے۔	﴿1﴾ جمہوریت کی بنیاد عوام پر ہے۔ اللہ کا کوئی تصور نہیں۔
﴿2﴾ اسلام اللہ کا نظام ہے جو ساری کائنات میں جاری و ساری ہے جس کی روح یہ ہے کہ ہر جگہ اللہ کا حکم چلتا ہے۔ کیا جمادات، کیا نباتات، کیا حیوانات۔	﴿2﴾ جمہوریت صرف کافروں کا ایک سیاسی نظام ہے۔
﴿3﴾ اسلام انسانوں کا بنایا ہوا نہیں۔	﴿3﴾ جمہوریت کافروں کا بنیا ہوا نظام ہے۔
﴿4﴾ اسلام مکمل نظامِ حیات ہے۔ سیاست صرف اسکا ایک شعبہ ہے۔ اس لئے اسلامی سیاست کا باقی اسلامی نظاموں کے ساتھ ہم آہنگ	﴿4﴾ جمہوریت صرف ایک نظام سیاست ہے، مکمل نظامِ حیات نہیں اس لئے یہ اخلاقی اور روحانی ضابطوں سے بے نیاز ہے۔

اسلام	جمہوریت
ہونا ضروری ہے۔ اس لئے اسلامی سیاست اسلام کے اخلاقی اور روحانی ضابطوں کی پابند ہے۔	
﴿5﴾ عرف عام میں اسلام اللہ کا حکم ماننے کو کہتے ہیں ۔	﴿5﴾ جمہوریت اکثریت کے آگے سرِ تسلیم خم کرنے کو ۔
﴿6﴾ اللہ کو تسلیم نہ کرنے سے اسلام کا تصور ختم ہو جاتا ہے ، آدمی مسلمان نہیں رہتا ۔	﴿6﴾ اللہ کو تسلیم کرے یا نہ کرے جمہوریت میں کوئی فرق نہیں پڑتا۔
﴿7﴾ اسلام میں اللہ کا ماننے والا مسلمان نہ ماننے والا کافر۔	﴿7﴾ جمہوریت میں جب اللہ کا کوئی تصور ہی نہیں تو مسلمان اور کافر کا فرق بھی کوئی چیز نہیں۔
﴿8﴾ اسلام میں مسلمان اور کافر کبھی برابر نہیں ہو سکتے۔	﴿8﴾ جمہوریت میں کوئی فرق نہیں مسلمان اور کافر سب برابر ہیں
﴿9﴾ اسلام میں حاکمِ اعلیٰ اللہ ہے	﴿9﴾ جمہوریت میں اصل حاکمیت

اسلام	جمہوریت
اصل حاکمیت اسی کی ہے۔	عوام کی ہوتی ہے اللہ کا کوئی تصور نہیں ہوتا۔
﴿10﴾ اسلام میں حاکمیت اور اطاعت اللہ کا حق ہے۔	﴿10﴾ جمہوریت میں یہ عوام کا حق ہوتا ہے ۔
﴿11﴾ اسلام میں اقلیت اور اکثریت کوئی چیز نہیں ۔ بالادستی صرف حق کو حاصل ہوتی ہے۔	﴿11﴾ جمہوریت میں حق کوئی چیز نہیں۔ بالادستی اکثریت کو حاصل ہوتی ہے۔
﴿12﴾ اسلام میں اللہ ہی سب کچھ ہے۔	﴿12﴾ جمہوریت میں عوام ہی سب کچھ ہیں ۔ جمہوریت کا خدا عوام ہیں ۔
﴿13﴾ اسلام میں حق وہ ہے جو اللہ کہے باقی سب باطل خواہ وہ اکثریت کا ہی فیصلہ ہو۔	﴿13﴾ جمہوریت میں حق وباطل کوئی چیز نہیں۔ جو اکثریت کہے وہی حق ہے۔
﴿14﴾ اسلام میں امیر وحاکم وہ	﴿14﴾ جمہوریت میں امیر وحاکم

اسلام	جمہوریت
صحیح ہے جو اللہ کے معیار پر پورا اترے۔ جو خود اسلام کا پابند ہو اور لوگوں کو اسلام کا پابند بنائے خواہ منتخب ہو یا نہ ہو۔	وہ صحیح ہے جو عوام کے ووٹ زیادہ حاصل کرلے خواہ وہ بدترین خلائق ہی ہو۔
﴿15﴾ اسلام میں کافر امیر اور حاکم نہیں بن سکتا۔	﴿15﴾ جمہوریت میں ہر کوئی حاکم بن سکتا ہے کافر ہو یا مسلمان۔
﴿16﴾ اسلام میں دستور و قانون بنانے کا اصولاً سوائے اللہ کے کسی کو حق نہیں۔	﴿16﴾ جمہوریت میں یہ کام عوام کے نمائندوں کا ہے۔
﴿17﴾ اسلام میں حاکم اللہ کی مقرر کردہ حدود کے اندر ہی قانون بنا سکتا ہے۔	﴿17﴾ جمہوریت میں عوام کی منتخب کردہ اسمبلی جیسے چاہے قانون بنا سکتی ہے اس پر کوئی پابندی نہیں۔
﴿18﴾ اسلام کا نظام ہمیشہ نیک لوگوں کے ہاتھوں میں ہوتا ہے اور	﴿18﴾ جمہوریت کا نظام ہمیشہ اکثریت کے ہاتھ میں ہوتا ہے اور

اسلام	جمہوریت
وہ ہمیشہ اقلیت میں ہوتے ہیں۔	اکثریت ہمیشہ برے لوگوں کی ہوتی ہے۔ اس لئے جمہوری طریقوں سے نہ اسلام آسکتا ہے، نہ اسلام رہ سکتا ہے۔ اسلام صرف اسی صورت میں رہ سکتا ہے جب معاشرے کی باگ ڈور نیک لوگوں کے ہاتھ میں ہو۔ جونہی باگ ڈور عوام کے ہاتھ میں آئی، اسلام گیا۔ کیونکہ عوام میں اکثریت بدوں کی ہوتی ہے۔
﴿19﴾ اسلام میں جو ایک دفعہ خلیفہ بن جائے (منتخب ہو یا غیر منتخب) اس کا ہٹانا جائز نہیں۔ الّا یہ کہ وہ کھربواح کا ارتکاب کرے۔	﴿19﴾ جمہوریت میں تین یا پانچ سال کے بعد انتخاب ضروری ہے۔ منتخب شدہ صدر یا وزیراعظم کیسا بھی اچھا اور کامیاب کیوں نہ ہو الیکشن

اسلام	جمہوریت
ایک خلیفہ کی وفات کے بعد ہی دوسرا خلیفہ بن سکتا ہے ۔ چنانچہ حضرت ابوبکرؓ، حضرت عمرؓ، حضرت عثمانؓ حضرت علیؓ کی خلافت میں اور اس کے بعد خیر القرون میں ہمیشہ اسی پر عمل رہا۔	ضروری ہے۔ جمہوریئے اپنی لڑکی کو تو خاوند بار بار نہیں کرواتے ۔ جمہوریت کو ہر تین یا پانچ سال کے بعد نیا خاوند ضرور کرواد یتے ہیں۔
﴿20﴾ اسلام میں حکومت انسانوں کا حق نہیں کہ ہر ووٹر امیدوار بن کر الیکشن لڑنے کے لئے کھڑا ہو جائے۔ اسلام میں حکومت اللہ کے احکام کو نافذ کرنے کی ذمہ داری کا نام ہے۔ اس ذمہ داری کا اہل ہر کوئی نہیں ہو سکتا۔ نہ اس ذمہ داری کے اہل کا ہر کوئی انتخاب کر سکتا ہے۔	﴿20﴾ جمہوریت میں حکومت عوام کا حق ہے اس لئے ہر کوئی ووٹر بن سکتا ہے اور ہر کوئی امیدوار بن کر الیکشن لڑ سکتا ہے۔ اہل ہو یا نا اہل مسلمان ہو یا کافر۔

اسلام	جمہوریت
اسلئے اسلام میں جمہوری الیکشنوں کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔	
﴿21﴾ اسلام میں سب انسان برابر ہیں کیونکہ سب اللہ کی مخلوق ہیں۔ اسلئے کسی انسان کو کسی انسان پر حکومت کرنے کا حق نہیں حکومت کرنے کا حق صرف اللہ تعالی کو ہے جو خالق ہے اور ساری مخلوق کا واحد مالک ہے۔ وہ جس کو جتنا حکومت کا حق دے ، وہ اس کے اندر رہ کر حکومت کر سکتا ہے۔ مثلا خاوند بیوی پر، راعی رعایا پر، مالک نوکر پر، آقا غلام پر، بڑا چھوٹے پر، استاد شاگرد پر۔	﴿21﴾ جمہوریت میں انسان انسانوں پر حکومت کرتے ہیں جس کو اکثریت حاصل ہو جائے وہ اکثریت کے زور سے اقلیت پر حکومت کرتا ہے۔

اسلام	جمہوریت
﴿22﴾ اسلام ایک دین ہے جو اللہ کا ہے۔	﴿22﴾ جمہوریت میں مذہب اور دین کوئی چیز نہیں۔ مذہب ہر آدمی کا اپنا ذاتی اور پرائیویٹ مسئلہ ہے۔ جمہوری ریاست کو مذہب سے کوئی غرض نہیں۔
﴿23﴾ اسلام باطل کو برداشت نہیں کرتا بلکہ اسے مختلف طریقوں سے مٹاتا ہے۔ جَآءَ الْحَقُّ وَ زَهَقَ الْبَاطِلُ۔ جو اسلام سے پھر جائے یعنی مرتد ہو جائے اسلام اسے قتل کرتا ہے۔	﴿23﴾ جمہوریت میں مذہب سے آزادی ہے۔ ہر کوئی جو چاہے مذہب رکھے ، کوئی پابندی نہیں۔ جس طرح چاہے مذہب بدلے کوئی رکاوٹ نہیں۔ کوئی سزا نہیں۔ اسی لئے جمہوریت میں لوگ پارٹیاں بدلتے رہتے ہیں۔
﴿24﴾ باطل کو مٹانا اسلام کا فرض ہے اور یہی جہاد ہے جو	﴿24﴾ جمہوریت میں باطل سے جہاد کرنیکا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔

اسلام	جمہوریت
قیامت تک فرض ہے۔	جمہوریت جہاد کو ختم کرتی ہے۔
﴿25﴾ اسلام کہتا ہے اگر تو اکثریت کی پیروی کریگا یعنی جمہوری راہ پر چلے گا تو جمہوریت تجھے گمراہ کر دے گی۔ اِنْ تُطِعْ اَکْثَرَ مَنْ فِی الْاَرْضِ یُضِلُّوْكَ عَنْ سَبِیْلِ اللّٰهِ (سورۃ الانعام آیت نمبر 116) ۔	﴿25﴾ جمہوریت اکثریت کی پیروی کرتی ہے اس کے بغیر اس کا گزارہ نہیں۔
﴿26﴾ اسلام میں الیکشن لڑنے کے لئے کھڑا ہونا جائز نہیں کیونکہ اس میں عہدے کی طلب ہے جو شرعاً ممنوع ہے۔	﴿26﴾ جمہوریت میں کسی عہدے کیلئے الیکشن لڑنا بالکل جائز ہے بلکہ یہ جمہوریت کی جان ہے۔ اس کے بغیر جمہوری الیکشن ہو ہی نہیں سکتے۔
﴿27﴾ ووٹ حاصل کرنے کیلئے کنویسنگ کرنا اسلام میں جائز نہیں۔	﴿27﴾ جمہوریت میں یہ سب کچھ جائز ہے۔
﴿28﴾ اسلام میں آخرت کا خوف	﴿28﴾ جمہوریت آخرت کے

اسلام	جمہوریت
بڑی چیز ہے۔	تصور کی قائل ہی نہیں۔
﴿29﴾ اسلام میں تصور یہ ہوتا ہے کہ اگر یہاں دنیا میں انصاف نہ ہوا تو آخرت میں مجھے اسکا بدلہ مل جائے گا جو ہڑتالوں اور مظاہروں کو روکتا ہے تاکہ سیاسی فضا خراب نہ ہو اور ملک انقلابوں کی رزمگاہ نہ بنے۔	﴿29﴾ جمہوریت میں آخرت کا تصور نہ ہونیکی وجہ سے بے صبری کی تلقین کرتی ہے۔ مظاہرے اور ہڑتالیں کرنا جلسے اور جلوس نکالنا سکھاتی ہے تاکہ سیاسی فضا خراب ہو اور ملک میں انقلاب آئے اس طرح جمہوریت انقلابوں کیلئے راہ ہموار کرتی رہتی ہے۔
﴿30﴾ اسلام میں نہ حزبِ اقتدار کا تصور ہے نہ حزبِ اختلاف کا۔ اسلام پارٹیوں کے سخت خلاف ہے خاص طور پر سیاسی پارٹیوں کی تو قطعاً اجازت نہیں۔	﴿30﴾ جمہوریت پارٹیاں بنانا سکھاتی ہے اور پارٹیوں کے بل بوتے پر چلتی ہے۔ پارٹیوں کے بغیر جمہوریت چل ہی نہیں سکتی۔ حزبِ اقتدار اور حزبِ اختلاف کا ہونا لازمی

	ہے۔
﴿31﴾ اسلام میں عورت حاکم نہیں ہو سکتی۔ سربراہِ مملکت ہونے کا تو سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔	﴿31﴾ جمہوریت میں عورت بھی سربراہِ مملکت ہو سکتی ہے کوئی پابندی نہیں۔
﴿32﴾ اسلام میں طاقت کا سرچشمہ اللہ ہے۔	﴿32﴾ جمہوریت میں طاقت کا سرچشمہ عوام ہیں۔
﴿33﴾ اسلام میں عالم اور جاہل کی رائے برابر نہیں ہو سکتی۔	﴿33﴾ جمہوریت میں عالم اور جاہل کا ووٹ برابر کا درجہ رکھتا ہے۔
﴿34﴾ اسلام میں ایک حق والا لاکھوں کی اکثریت پر بھاری ہے۔	﴿34﴾ جمہوریت میں جدھر زیادہ ووٹ ہوں گے وہی طرف بھاری ہے۔ حق، ناحق کا کوئی معیار نہیں۔
﴿35﴾ اسلام میں مرد اور عورت کا درجہ برابر نہیں۔	﴿35﴾ جمہوریت میں عورت کا ووٹ مرد کے برابر ہے۔

اسلام اور جمہوریت میں ایک بڑا فرق یہ بھی ہے کہ وطن اور قوم جمہوری دور کے خدا ہیں۔ ان کے بغیر جمہوریت چل ہی نہیں سکتی۔

ان تازہ خداؤں میں بڑا سب سے وطن ہے
جو اس کا پیرہن ہے وہ مذہب کا کفن ہے

اسلام میں ایسے خداؤں کا کوئی تصور نہیں۔ جب اللہ "رَبّ الْعَالَمِیْنَ" ہے، رسول "رَحْمَةً لِّلْعَالَمِیْنَ" ہے۔ مرکزِ ملّی "ھُدًی لِّلْعَالَمِیْنَ" ہے۔ جب اللہ نے اپنے رسول کو "کَافَّةً لِّلنَّاسِ" (سورۃ سباء آیت 28) کہہ کر تمام دنیا کی طرف بھیجا ہے، قرآن کو "بَلَاغٌ لِّلنَّاسِ" (سورۃ ابراہیم آیت نمبر 52) اور "بَصَائِرُ لِلنَّاسِ" (سورۃ الجاثیہ آیت نمبر 20) کہہ کر تمام دنیا کے لئے پیغامِ ہدایت بنایا ہے۔ بیت اللہ کو "وُضِعَ لِلنَّاسِ" کہہ کر تمام دنیا کیلئے مرکزِ ہدایت بنایا ہے۔ امت مسلمہ کو "اُخْرِجَتْ لِلنَّاسِ" اور "شُھَدَاءَ عَلَی النَّاسِ" کہہ کر تمام دنیا پر نگران مقرر کیا ہے تو اسلام اور مسلمان کسی خاص علاقے یا مخصوص وطن میں محدود کیسے رہ سکتے ہیں اور قومیت کا محدود جمہوری تصور اسلام میں کیسے ہو سکتا ہے۔ جو صحیح مسلمان ہوگا جمہوری نہ ہوگا اس کا ایمان تو یہی ہوگا۔

؎ ہر ملک ملکِ ماست
کہ ملکِ خدائے ماست

یا دوسرے لفظوں میں :۔

؎ چین و عرب ہمارا ہندوستان ہمارا
مسلم ہیں ہم وطن ہے سارا جہاں ہمارا

مکتبۃ السنۃ الدار السلفیۃ لنشر التراث الاسلامی
کی دیگر مطبوعات

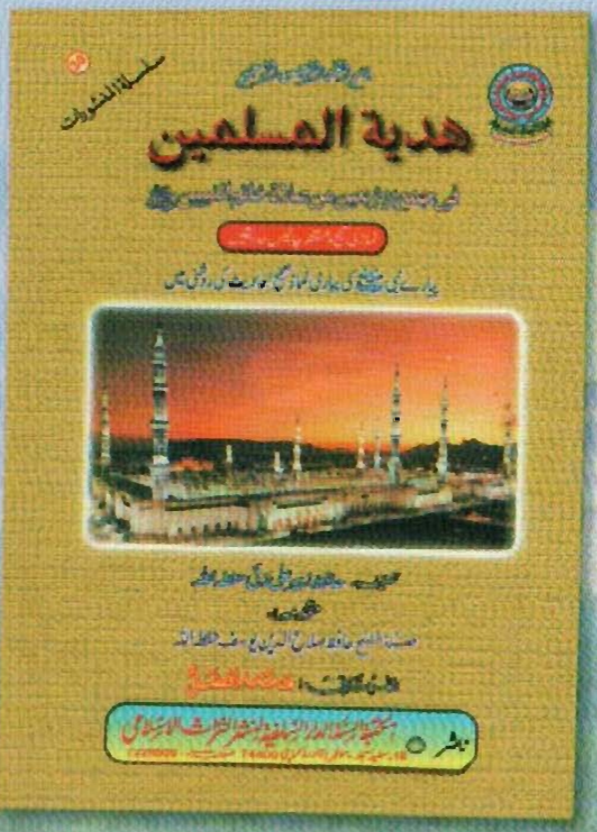

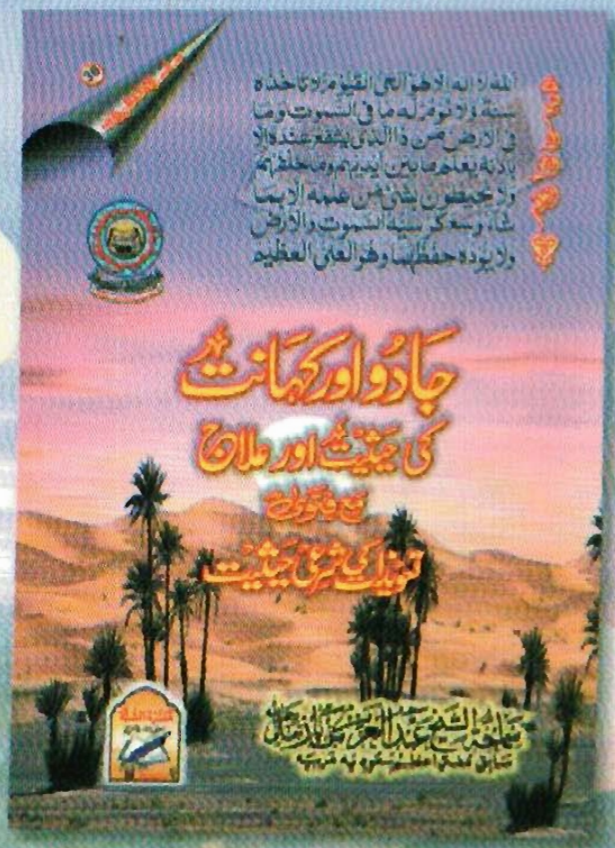

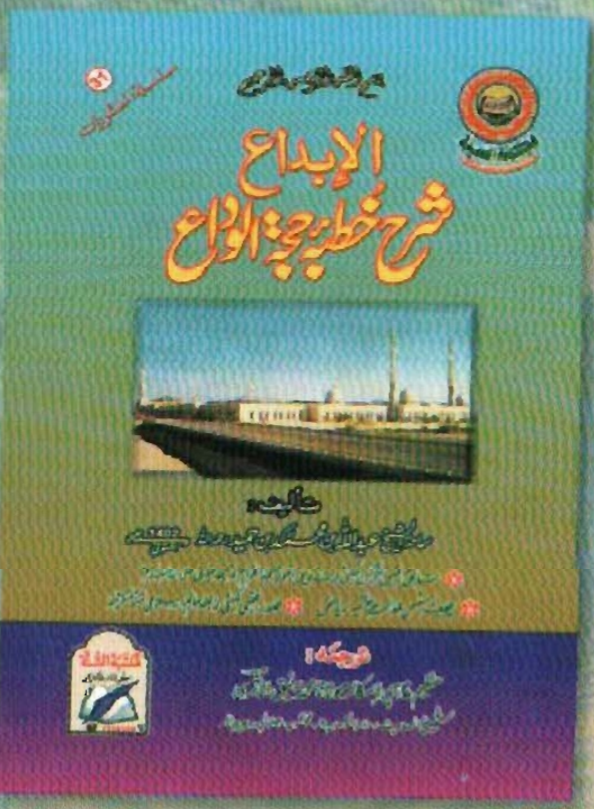

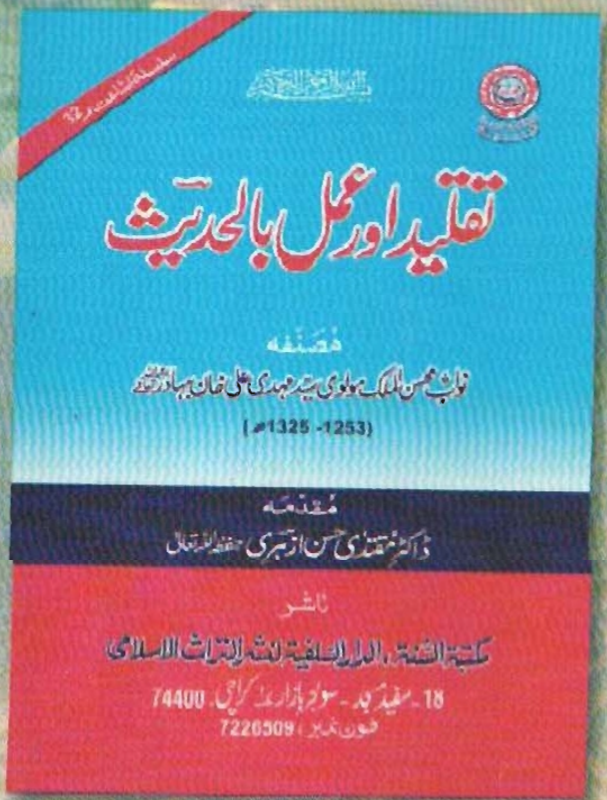

Designed by: Fair Fan